افلا یتدبرون القرآن ام علیٰ قلوب اقفالھا(سورہ محمدؐ آیہ ۲۴)
کیا یہ قرآن میں غوروفکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں

دخترِرسول ص حضرت سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علیہا کا دعویٰ ملکیت فدک پر موقف و دلائل

ذیل میں حضرت سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کا دربار میں دیا جانے والا مکمل خطبہ ہے جسے آپ خود بھی یاد کریں اپنے بچوں کو بھی یاد کروائیں اور مجالس ومحافل میں تقسیم کریں۔ تاکہ کوئی مانے یا نہ مانے ہمیں کسی سے کوئی بات زبردستی نہیں منوانی مگر امت کے سامنے حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کا موقف رکھ دیا گیا ہے آگے آپ کی مرضی کیوں کہ قبر سے لیکر رجعت اور رجعت سے محشر تلک حساب کتاب کا مالک اللہ ہے وہ جانے اور آپؑ مگر حقیقت کیا ہے وہ آپ پر واضح ہو جائے گی اس خطبہ کو پڑھ کر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیک یا سیدہ صدیقۃ الکبریٰ المظلومہ سلام اللہ علیھا

سب ابحاث اپنی جگہ علمائے گذشتہ وموجودہ فدک پر کثیر قرآن واحادیث مبارکہ سے حوالہ جات دے چکے ہیں اور دے رہے ہیں ہم اس تناظر کو دوسرے رنگ سے پیش کرتے ہیں دونوں اطراف کے احباب لمبی چوڑی بحث کی بجائے اس خطبہ کو پڑھیں کہ حضرت سیدہ بنت محمد خاتم النبینؐ کا کیا موقف ہے آگے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر فیصلہ خود کرلیں۔ آخر دختر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا موقف تھا وہ بھی تو جاننا ضروری ہے کہ آپؑ نے کیا فرمایا کیا دلائل دیئے باقی احادیث اور قرآن کی آیات گواہی اہل بیت اطہار علیہم السلام کے لئے کافی ہیں کہ یہی گھرانہ سچا ہے اور انہوں نے قرآن کے ساتھ متصل ہو کر سیدھا حوض کوثر تک ہمیں پہنچانا ہے جہاں رحمۃ للعالمینؐ انتظار میں ہونگے کہ امت کے ان افراد کو جام کوثر پلایا جائے جنہوں نے قرآن اور اہل بیت علیہم السلام کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ خطبہ ملاحظہ ہو:

شیعہ اور اہل سنت کثیر کتب میں یہ خطبہ نقل ہے جن میں سرفہرست **بلاغات النساء** تالیف ابی افضل بن احمد بن ابی طاھر مطبعۃ مدرسۃ والدۃ عباس الاول ۱۹۰۸ء مطبوعہ قاہرہ، مصر کے صفحہ ۱۶ پر اور **سیرت حضرت فاطمۃ الزہرا صلواۃ اللہ علیھا** مولف جسٹس آغا محمد سلطان مرزا دہلوی ناشر ادارہ اصلاح لکھنوء میں ہے جس میں جسٹس صاحب نے بہت سی شیعہ و سنی کتب کے مزید مستند حوالہ جات پیش کیے ہیں۔

تمام تر بحث اور کاغذی ثبوت ہبہ وغیرہ کے بعد۔۔۔۔۔۔

جب پاک سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیھا کو خبر پہنچی کہ حاکم وقت نے حتمی فیصلہ کرلیا ہے کہ آپؑ کو فدک سے محروم کردیا جائے گا تو آپؑ نے اپنی چادر اوڑھی اپنے تئیں سر سے پاوں تک چھپایا اور اپنی کنیزوں اور اپنی قوم کی عورتوں کے گروہ میں مسجد کا رخ کیا چادر کے کنارے زمین پر کھینچے جاتے تھے اور آپؑ کی

رفتار اپنے بابا رسول خدا کی رفتار میں کچھ فرق نہ تھا مسجد میں اس وقت پہنچیں جب حاکم وقت کے ماننے والے افراد ان کے گرد جمع تھے۔ پاک مخدومہ سلام اللہ علیہا کے سامنے ایک چادر کھینچ دی گئی آپ نے اس درد وغم آمیز لہجہ میں کراہا کہ قریب تھا کہ سب لوگ گریہ وبکا سے جان کھودیں مجلس میں ایک اضطراب پیدا ہوگیا آپؑ نے تھوڑی مہلت ان لوگوں کودی کہ انکا اضطراب رکا اور امنڈتے ہوئے دل ٹھہرے پھر آپؑ نے حمد باری تعالٰی اور صلوۃ رسول کریمؐ کے ساتھ اپنے کلام کی ابتداء کی لوگ پھر رونے لگے جب وہ چپ ہوگئے تو آپ نے اپنے کلام کو دہرایا اور فرمایا:

خطبہ فدک

الحمد للہ حمد ہے اللہ کیلئے اس نے نعمتیں عطا فرمائیں اور اس کیلئے شکر ہے کہ اس نے نفس کو نیک و بد کی تمیز بخشی اور اس کیلئے ثناء ہے کہ اس نے اپنی نعمتیں عام کیں بغیر استحقاق کے اور بندوں کو اپنی کامل نعمتوں سے بہرہ اندوز فرمایا اور پورا پورا انعام لگا تار وارد فرمایا اتنی نعمتیں جن کا شمار کرنا ناممکن ہے اور ایسی نعمتیں جن کی مدت اوقات شکر سے کہیں زیادہ ہے اور جن کی ہمیشگی کا ادراک انسان کے بس سے باہر ہے اللہ نے اپنے بندوں کو شکر کر کے نعمتیں زیادہ کرانے کی طرف رغبت دلائی تاکہ نعمتیں مسلسل رہیں اور نعمتوں کے جزیل ہونے کی وجہ سے مخلوقات پر اپنی حمد کی فرمائش کی اور پھر انہیں دنیوی نعمتوں کی طرح آخرت کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی جانب سے مائل فرمایا میں گواہی دیتی ہوں کہ کوئی معبود حقیقی نہیں مگر وہ اللہ یکتا ہے اسکا کوئی شریک نہیں یہ کلمہ توحید وہ کلمہ ہے جس کی تاویل اللہ نے صفت اخلاص کو قرار دیا ہے (یعنی جو شخص خالص اللہ کیلئے بغیر ریا اور فاسد غرضوں کے اعمال بجالائے درحقیقت وہی کلمہ توحید کا قائل ہے اور معتقد ہے) اور کلمہ کے مطالب کو عقلوں کیلئے لازم قرار دیا کہ اس تک پہنچیں اور اس کلمہ کے حاصل معنٰی کو دلیل و برہان کے ذریعہ قوتِ فکر کیلئے واضح اور روشن کردیا ایسا خدا جس کی رویت ان

ظاہری آنکھوں سے محال ہے نہ تو زبانیں اس کا وصف بیان کرسکتیں ہیں اور نہ وہم اس کی کیفیت پا سکتا ہے اس نے اشیاء کو بغیر کسی ایسی شے کے پیدا کیا جو اس کے قبل رہی ہو اور عالم کو وجود میں لایا بغیر کسی ایسی مثال کے جسے پیدا کرتے وقت پیش نظر رکھا ہو ان چیزوں کو اس نے اپنی قدرت سے خلق فرمایا اور اپنی مشیت سے پیدا کیا حالانکہ اس کو ان چیزوں کے پیدا کرنے کی حاجت نہ تھی اور نہ ان چیزوں کو صورت وجود عطا کرنے میں اس کا کوئی فائدہ تھا صرف اس لئے پیدا کیا کہ عقل والوں کو اس کی حکمت کا ثبوت ملے اور اسکی اطاعت اور ادائیگی شکر کی طرف متوجہ ہوں۔

اللہ کی قدرت کا اظہار ہو اور بندے اسکی بندگی کا اقرار کریں اور پیغمبروںؑ کو اس کی طرف بلانے میں غلبہ حاصل ہو پھر اس نے اپنی اطاعت پر ثواب مقرر کیا اور معصیت پر سزا قرار دی تا کہ اپنے بندوں کو اپنے عذاب سے بچالے اور گھیر کر جنت کی طرف لے جائے اور میں گواہی دیتی ہوں

کہ میرے پدر بزرگوار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد اور رسول ہیں جنہیں اس نے رسول بنا کر بھیجنے سے پہلے ہی مختار و ممتاز بنالیا اور انہیں مبعوث کرنے سے پہلے ہی انبیاء کرامؑ کو ان کے نام سے آگاہ کردیا تھا اور نہیں ادرجہ رسالت پر فائز کردیا تھا جبکہ ساری مخلوق غیب کے حجاب میں پوشیدہ اور عدم ہولناک پردوں میں محفوظ تھی اور حد عدم سے وابستہ تھی یہ سب اس لئے تھا کہ خداوند عالم کو انجام امور کی خبر تھی اور زمانہ کے حوادث کو اس کا علم محیط کئے ہوئے تھا اور مقدورات کے موقع اس کے علم کے اندر تھے آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے امر ہدایت کو تمام کرنے اپنے حکم کو جاری کرنے کی مضبوطی اور حتمی و طے شدہ مقدرات کو نافذ کرنے کے لئے مبعوث فرمایا اسے معلوم تھا کہ امتیں مذاہب میں متفرق ہوگئیں ہیں کچھ لوگ آتش پرستی پر مائل ہیں کچھ لوگ بتوں کو پوج رہے ہیں اور کچھ لوگ باوجود اللہ کی ہستی کے علم اس کے منکر ہیں پس اللہ تعالیٰ نے میرے والد بزرگوار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے

امتوں کی بے دینی کی تاریکیاں دور کیں عقلوں کی مشکلیں حل فرمائیں اور بصیرت کی آنکھوں پر سے پردے ہٹادیئے آنحضرتؐ نے انسانوں میں ہدایت کا کام انجام دیا اور انہیں گمراہی سے رہا کیا ضلالت سے ہٹا کر ہدایت کی راہ دکھلائی دین قیم کی جانب ان کی رہبری کی اور صراط مستقیم کی طرف انہیں بلایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو مہربانی سے ان کے اختیار رغبت وایثار کے ساتھ اپنی طرف بلالیا چنانچہ وہ جنابؐ دار دنیا کی زحمتوں سے نکل کر راحت وآرام میں پہنچ گئے انہیں ملائکہ ابرار گھیرے رہتے ہیں رب غفار کی رضا اپنے آغوش میں لئے ہوئے ہے وہ ملک جبار کی ہمسائیگی سے بہرہ اندوز ہیں اللہ تعالیٰ درود نازل کرے میرے والد بزرگوار پر جو اس کے پیغمبر اور اسکی وحی کے امین تھے اور اسکی مخلوقات میں اس کے برگزیدہ منتخب اور پسندیدہ تھے ان پر اللہ کا سلام اسکی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

پھر جناب سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علیہا اہل مجلس کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا:

اے بندگان خدا تم تو اللہ کے امر ونہی کے بجالانے کیلئے منصوب ومقرر ہو اور اسکے دین و وحی کے حامل ہو اور اپنے نفوس کے اوپر اس کے امین ہو دوسری امتوں کی طرف اللہ کی جانب سے مبلغ ہو تم دوسری امتوں میں ضامن اور کفیل ہو اس عہد حق کے اور وصیت کے جو اللہ نے تم سے کیا اور اس بقیہ کے جن کو تم پر بعد رسولؐ ذمہ دار قرار دیا ہے اور وہ حق اور بقیہ اللہ کی کتاب ناطق اور قرآن صادق ہے اور نور ساطع اور ضیاء الامع ہے اس کی بصیرت کے امور بین اور اس کے اسرار کے اسرار ورموز منکشف اور آشکار ہیں اس کے ظواہر ہویدا اور جلی ہیں اس کا اتباع کرنے والے قابل رشک ہیں اور اس کی پیروی رضوانِ خدا تک پہنچانے والی ہے اور اس کو توجہ سے سننا نجات تک کھینچ کے لے جاتا ہے۔ اسی قرآن کے ذریعہ اللہ کی منور حجتیں پائی جاتی ہیں بیان کئے ہوئے واجبات معلوم ہوتے ہیں اور ان محرمات کی اطلاع ہوتی ہے جس سے خوف دلایا گیا ہے اور اسی قرآن سے اللہ کے مقرر کردہ مستحبات معلوم ہوتے ہیں جن کی رغبت

دلائی گئی ہے اوران مباح باتوں کا پتہ چلتا ہے جنہیں اللہ نے بندوں کیلئے حلال کردیا ہے اور شریعت کی مقرر کردہ باتوں کا پتہ چلتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کیلئے شرک سے پاک ہونے کا وسیلہ ایمان کو اور تکبر سے بری ہونے کا سبب نماز کو بنادیا ہے۔ زکوٰۃ کو نفس کی پاکیزگی اور رزق کی زیادتی کا ذریعہ قرار دیا ہے اور وہ اس لئے واجب کیا کہ دین میں مضبوطی زیادہ ہو۔ عدل وانصاف کو دلوں کی تنظیم ہماری اطاعت کو ملتِ اسلام کا نظام اور درستی اور ہماری امامت کو تفرقہ کی بلا سے بچنے کیلئے امان قرار دیا۔

جہاد کو اسلام کی عزت اور اہل کفر و نفاق کی ذلت کا ذریعہ بنایا مصیبت میں صبر کرنے کو تحصیل اجر میں مددگار اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں عوام الناس کے لئے مصالح ودیعت فرمائے۔

والدین کیساتھ نیکی کرنے کو اس لئے واجب کیا کہ غضبِ خدا سے حفاظت رہے صلہ رحم اس لئے مقرر کیا کہ عمریں بڑھتی رہیں قصاص اس لئے قرار دیا کہ خوں ریزی رک جائے نذر ووفا کرنے کی راہ اس لئے نکالی کہ بندوں کی مغفرت مقصود تھی۔ پیمانہ اور وزن پورا کرنے کا حکم اس لئے واجب کیا کہ نحوست دور ہو، شراب پینے کی ممانعت اس لئے کہ برے اخلاق سے بندے پاک رہیں زنا کا بے جاالزام لگانا اس لئے حرام کیا کہ لعنت کے سامنے ایک حجاب اور مانع پیدا ہو جائے چوری کرنے کو اس لئے ممنوع قرار دیا کہ دوسروں کے مال میں بے اجازت تصرف کرنے سے لوگ اپنے تئیں پاک رکھیں۔

اللہ نے شرک کو اس وجہ سے حرام کیا کہ اس کی ربوبیت کا اقرار خالص رہے لہذا اللہ سے ڈرو جو ڈرنے کا حق ہے اور یہ کوشش کرو کہ جب مرو تو مسلمان ہی مرو اور اللہ کی اطاعت کرو اوامر میں اور جن امور سے منع کیا ہے ان سے باز رہو **فانما یخشیٰ اللہ من عبادہ العلماء**

پھر جناب سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

ایھا الناس اعلموا انی فاطمۃؑ و ابی محمدؐ اقول عودا و بداء و لا اقول ما اقول غلطا

و لا افعل ما افعل شططا اور آیہ مجیدہ تلاوت کی لقد جاکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمومنین روف رحیم (سورہ توبہ آیہ۱۲۸) ۔ترجمہ۔اے لوگو! جان لو میں فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوں میرے والد حضرت محمد صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو بات میں تم سے پہلے سے کہہ رہی ہوں وہی آخر تک کہتی رہوں گی اور میں جو کہتی ہوں غلط نہیں کہتی اور اپنے فعل میں حد سے تجاوز نہیں کرتی یقیناً ہمارے پاس اللہ کا وہی رسولؐ آیا ہے جو تم ہی لوگوں میں سے ہے اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاو اور اسے تمہاری بہبودی کا ہوکا ہے ایمانداروں پر حد درجہ شفیق اور مہربان ہے۔

پس اگر تم ان کی طرف کسی کو نسبت دو اور ان کا تعارف کراو تو تم ان کو میرا باپ پاو گے نہ کہ اپنی عورتوں کا۔ اور میرے ابن عم (حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام) کا بھائی پاو گے نہ اپنے مردوں میں سے کسی کا اور وہ جناب بہترین شخص ہیں جن کی طرف نسبت کی جائے پس حضرتؐ نے اللہ کا پیغام بہت اچھی اور پوری طرح پہنچا دیا اس طرح کہ اللہ سے ڈرانے میں پوری وضاحت سے کام لیا اور مشرکوں کے مسلک سے بالکل علیحدہ اور مخالف راہ نکالے ہوئے تھے مشرکوں کے مسلک کی ممتاز چیزوں پر ضرب کاری لگا رہے تھے اور ان کا ناطقہ بند کئے ہوئے تھے اور اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ دعوت عام دے رہے تھے بتوں کو توڑ رہے تھے اور اہل شرک کے سرداروں کو نگوں کر رہے تھے یہاں تک کہ گروہ مشرکین کو شکست ہوئی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جہالت کی رات ختم ہوئی ہدایت کی صبح نے جلوہ دکھایا اور حق اپنی خالص شکل میں نمودار ہوا دین کا ڈنکا بولنے لگا اور شیطانوں کے ناطقے گم ہو گئے نفاق پرور کمینے ہلاک ہو گئے کفر اور بے دینی کی گرہیں کھل کر رہ گئیں اور تم نے چند روشن نسب اور گرسنہ (روزہ دار) یعنی اہل بیت رسول علیہم السلام کے درمیان زبان پر کلمہ ہدایت جاری کیا درحالانکہ تم جہنم کے کنارے پر تھے ایسے بے مقدار جیسے پینے والے کا ایک گھونٹ

اور طمع کرنے والے کا ایک چلو اور عجلت کرنے والے کی ایک چنگاری اور ایسے ذلیل تھے جیسے پیر تلے خاک گندہ پانی پیتے تھے اور بے دباغت کی ہوئی کھال چباتے تھے ذلیل تھے اور دھتکارے ہوئے تھے اور ڈر رہے تھے کہ وہ لوگ جو تمہارے اردگرد ہیں تم کو ہلاک نہ کر ڈالیں ایسے وقت پر اللہ نے تم لوگوں کو میرے پدر بزرگوار حضرت رسول اللہؐ کے ذریعہ سے ان فکروں کی نجات دی ان چھوٹی بڑی بلاوں کے بعد اور بعد اس کے کہ بہادروں کے ساتھ ان کی آزمائش کی گئی عرب کے ڈاکووں اور اہل کتاب کے سرکشوں سے آنحضرتؐ کو سابقہ پڑا۔ جب کبھی ان لوگوں نے جنگ کی آگ بھڑکائی اللہ نے اسے خاموش کر دیا یا جب کبھی شیطان نے سر اٹھایا مشرکوں کی شرارت کے اژدھے نے منہ کھولا تو آنحضرتؐ نے اپنے بھائی علی علیہ السلام ہی کو اس بلا کے منہ میں بھیجا پس اس بہادر علی علیہ السلام کی شان یہ تھی کہ وہ اس وقت تک نہ پلٹتے تھے جب تک اپنے پیروں تلے ان بلاوں کے سر نہ کچل دیتے اور فتنے کی آگ نہ بجھا دی۔ وہ اللہ کے بارے میں مشقت برداشت کرنے والے تھے اور امر خدا میں پوری کوشش کرنے والے تھے اور ہر بات میں رسول اللہؐ سے قریب تھے۔

اولیاء اللہ کے سردار ہدایت پر کمر بستہ بندگان خدا کے ناصر مفید باتیں پیش کرنے والے اور کوشش اور سعی بلیغ کرنے والے تھے اور تم لوگ زندگی کی خوشگوار حالت میں پڑے ہوئے تھے اطمینان اور خوش طبعی کی حالت میں بیخوف زندگی بسر کر رہے تھے۔

ہم پر مصیبتیں پڑنے کی آرزو کرتے تھے اور ہمارے لئے فتنوں اور مصیبتوں کی امید رکھتے تھے تم لوگ جنگ کے موقعوں پر پسپا ہو جاتے اور میدان جنگ سے بھاگ جاتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر اکرمؐ کے لئے گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے گھر اور اپنے اصفیاء کے مسکن کو پسند فرمایا (آنحضرتؐ جب انتقال فرما گئے) تم لوگوں میں نفاق اور دشمنی ظاہر ہوئی دین کی چادر بوسیدہ ہوگئی گمراہوں کی زبان کھل

گئی اور گمنام اور ذلیل لوگ ابھر گئے اور باطل پرستی کا اونٹ بولنے لگا اس نے تم لوگوں کے صحن میں اپنی دم ہلانی شروع کردی شیطان نے اپنے گوشے سے سر نکالا اس نے تمہیں بلانے کے لئے آواز دی اور اپنی آواز پر تم کو لبیک کہتا ہوا پایا۔ اپنے فریب کی طرف تم کو نگران دیکھ لیا پھر اس نے تم کو اپنی فرمانبرداری کیلئے اٹھنے کا حکم دیا تو تمہیں فوراً تیار ہونے والا پایا اور تمہیں بھڑکایا تو اپنی مدد میں تمہیں غضبناک اور تند پایا لہذا تم نے اپنے اونٹ کے بدلے دوسرے کے اونٹ کو داغا اور اپنا گھاٹ چھوڑ کر دوسرے کے گھاٹ پر پانی پلایا یعنی جو دوسرے کا حق تھا اسے زبردستی اپنا حق بنالیا درانحالیکہ تم سے رسول پاکؐ کے عہد و پیمان کا وقت قریب تھا اور ان کی جدائی کا زخم ہرا تھا جراحت مندمل نہ ہوئی تھی اور رسول کریمؐ دفن تک نہ ہوئے تھے کہ شیطانی کاموں کی طرف تم نے سبقت کی یہ گمان کر کے کہ فتنے کا خوف پیدا ہو گیا تھا حالانکہ یہ گمان غلط تھا آگاہ ہو جاؤ کہ منافقین پھر بھی فتنے میں جا گرے ہیں اور جہنم بے شک کافروں کو گھیرنے والا ہے تم سے سخت تعجب ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے اور تم کہاں حق سے منہ موڑے ہوئے چلے جا رہے ہو یہ اللہ کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے اس کے امور ظاہر ہیں اس کے احکام روشن ہیں اور اس کی نشانیاں واضح ہیں اس کی تنبیہں صاف و علانیہ ہیں اور اسکے اوامر آشکار ہیں ایسی کتاب کو تم نے پس پشت ڈال رکھا ہے کیا اس سے نفرت کر کے پیٹھ پھیرتے ہو۔ یا غیر قرآن کے ساتھ احکام جاری کرنے پر تیار ہو گئے ہو۔ بئس للظالمین بدلا (الکھف آیہ ۵۰). و من یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وھو فی الاخرۃ من الخسرین (آل عمران ۸۵)۔ ظالموں کیلئے انکے ظلم کا بدلہ بہت برا بدلہ ہے اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور طریقے پر چلے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا۔

پھر تم نے اتنی تاخیر نہ کی کہ فتنہ کی کی نفرت ذرا کم ہو جاتی اور اس پر قابو پانا ذرا آسان ہو جاتا بلکہ تم نے پھر

آگ کو اور زیادہ بھڑکانا شروع کر دیا۔ اور اسکی چنگاریاں تیز کرنے لگے شیطان گمراہ کی آواز پر لبیک کہنے دین روشن کے نور بجھانے اور پیغمبر برگزیدہؐ کی سنتوں کو محو کرنے پر تیار ہو گئے بظاہر تم نے اسلام اختیار کر رکھا ہے دراصل باطن میں نفاق ہے۔ رسولؐ اللہ کے اہل بیت علیہم السلام اور اولاد کے خلاف گنجان درختوں اور جھاڑیوں میں چھپ کر چال چلنے لگے اور ہم لوگ تمہارے افعال پر یوں صبر کرنے لگے جیسے کوئی چھری کی کاٹ اور نیزے کے سینے میں پیوست ہونے پر صبر کرتا ہے۔

اور اب تم گمان کرنے لگے ہو کہ مجھ کو اپنے والد بزرگوارؐ کے ترکہ میں کوئی حق وراثت نہیں ہے کیا تم جاہلیت کے احکام پسند کرتے ہو۔ اللہ سے بہتر حکم کرنے والا یقین رکھنے والی قوم کیلئے اور کون ہے؟ کیا تم نہیں جانتے بیشک تم جانتے ہو اور تمہارے لئے یہ امر آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہے کہ میں حضرت رسولؐ اللہ کی بیٹی ہوں۔ کیوں مسلمانو! کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ مجھ سے میری میراث چھین لی جائے؟ اور اے ابوقحافہ کے بیٹے یہ کتاب اللہ میں ہے کہ تو اپنے باپ کی میراث پائے اور میں اپنے باپؐ کی میراث نہ پاوں؟ تو نے یہ کیا بری بات پیش کی ہے کیا تم لوگوں نے دیدہ و دانستہ اللہ کی کتاب کو چھوڑ رکھا ہے؟ اور اس کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ حالانکہ اس میں ذکر ہے **و ورث سلیمانؑ داودؑ** (سورہ نمل آیہ ۱۶) اور جناب یحییٰ علیہ السلام کے قصے میں حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا مذکور ہے کہ: **رب هب لی من لدنک ولیا یرثنی و یرث من الِ یعقوب** (سورہ مریم آیہ ۵.۶)

اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے ایسا وارث عطا فرما جو میری میراث پائے اور آل یعقوبؑ کا ورثہ بھی لے۔ پھر اسی کتاب میں اللہ فرماتا ہے **و اولو الارحام بعضهم اولیٰ ببعض فی کتاب اللهؐ** (سورہ انفال آیہ ۷۵) اور رشتے ناطے والے ان میں بعض بعض سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کے حکم میں۔ پھر اللہ ارشاد فرماتا ہے **یوصیکم الله فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثین** (سورہ نساء

آیہ ۱۱) **وقال ان ترک خیرا الوصیة للوالدین و الاقربین بالمعروف حقا علی المتقین** (سورہ بقرہ آیہ ۱۸۰) تمہارا رب تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو وصیت کرتا ہے کہ میراث کی تقسیم میں ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دو اور ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی مرتے وقت مال چھوڑ جائے تو وہ والدین اور قریبی رشتہ داروں کیلئے نیکی یعنی میراث کی وصیت کر جائے اللہ تو یہ فرماتا ہے۔

اور تم نے گمان کر رکھا ہے کہ میرا کوئی حق ہی نہیں میں اپنے باپؐ کی وارث ہی نہیں بن سکتی اور ہم لوگوں کے درمیان کوئی رحمی قرابت ہی نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے معاملہ میراث میں تم کو کسی آیت کیساتھ مخصوص کیا ہے جس سے میرے والد بزرگوار کو مستثنٰی کر دیا ہے یا تم یہ کہتے ہو کہ ملت والے آپس میں ایکدوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔ تو کیا میں اور میرے والد بزرگوارؐ ایک ملت پر نہیں شاید تم میرے والد بزرگوارؐ اور میرے ابن عم (حضرت علیؑ) کی نسبت خصوص وعموم قرآن کو بہتر سمجھتے ہو۔

اچھا آج فدک کو اس طرح قبضہ میں کر لو جس طرح مہار و پالان بستہ ناقہ قبضے میں کیا جاتا ہے تو قیامت کے دن اے ابوبکر ملاقی ہوگا اور اللہ تعالیٰ بہت اچھا حکم کرنے والا ہوگا اور حضرت محمدؐ خاتم النبین ہمارے ضامن و کفیل ہونگے پس اے ابوبکر میری اور تیری وعدہ گاہ اب قیامت ہے۔ اور قیامت کے دن باطل پرست گھاٹے میں رہیں گے اور اس وقت ندامت تم لوگوں کو فائدہ نہ پہنچائے گی ہر امر کیلئے ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب تم اس شخص سے معلوم کر لو گے جس پر عذاب نازل ہو کر اسے رسوا کرے گا اور اس کیلئے دائمی عذاب مقرر ہوگا۔

پھر جناب سیدہ خاتون جنت سلام اللہ علیہا انصار کی جانب متوجہ ہوئیں اور فرمایا:

اے جوانمردوں کے گروہ اے ملت کے دست بازوا ے اسلام کی حفاظت کرنے والو میرے حق میں یہ کیسی سُستی ہے اور میری فریاد سے یہ کیسی غفلت ہے کیا میرے پدر بزرگوارؐ تمہارے رسولؐ یہ نہیں

فرماتے تھے کہ کسی شخص کی کی حفاظت اس کی اولاد کی حفاظت کر کے ہوتی ہے۔ کتنی جلدی تم نے دین میں بدعت پیدا کر دی اور اس کے قبل از وقت مرتکب ہوئے درانحالیکہ تم کو اس بات کی طاقت حاصل ہے جس کا میں مطالبہ کرتی ہوں اور تم کو قوت حاصل ہے اس چیز پر جو میں تم لوگوں سے طلب کر رہی ہوں ہاں یہ ٹھیک ہے آقا کریمؐ نے انتقال فرمایا پس یہ بہت بڑی مصیبت ہے۔ جس کا رخنہ وسیع ہے۔ جس کا شگاف بہت زیادہ ہے اور اسکا اتصال افتراق سے بدل چکا ہے زمین ان کی آفات سے تاریک ہو چکی ہے اللہ کے برگزیدہ بندے ان کی مصیبت میں محزون و مغموم رہتے ہیں شمس و قمر بے نور اور ستارے پریشان ہیں ان بزرگوارؐ کی ذات سے جو آرزوئیں وابستہ تھیں وہ ختم ہو چکیں اس مصیبت میں پہاڑوں کے دل بھی آب آب ہو رہے ہیں۔ حرمت رسولؐ ضائع کر دی گئی اور حریم رسولؐ کی عظمت لوگوں کے دلوں سے اٹھ گئی۔ پس یہ مصیبت قسم خدا کی بہت بڑی بلا اور عظیم مصیبت ہے اس کے مثل کوئی اور بلا نہیں اور نہ اس سے زیادہ ہلاک کرنے والی تیز مصیبت اور اس بلا کی خبر خدائے بزرگ و برتر کی کتاب میں خود تمہارے گھروں میں صبح و شام خوش الحانی کے ساتھ بلند آواز کے ساتھ پہنچا دی گئی تھی۔

اور بیشک آنحضرتؐ سے پہلے اللہ کے پیغمبروںؑ اور رسولوںؑ پر جو مصیبتیں نازل ہوئیں وہ امر واقعی اور قضائے حتمی تھیں۔ چنانچہ اللہ فرماتا ہے **وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم و من ینقلب علیٰ عقبیه فلن یضر الله شئیا و سیجزی الله الشاکرین** (سورہ آل عمران آیہ ۱۴۴) حضرت محمدؐ فقط اللہ کے رسول تھے۔ ان کے پیشتر بھی بہت سے رسولؑ گزر چکے ہیں پس اگر آقا کریمؐ فوت ہو جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم لوگ اپنے پچھلے پیروں اپنے سابق جاہلیت کے مذہب پر پلٹ جاو گے۔ اور جو شخص بھی اپنے پچھلے پیروں پر پلٹے گا وہ ہرگز اللہ کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا اور اللہ عنقریب شکر کرنے والوں کو جزا دے گا۔

اے قبیلہ اوس وخزرج اے انصارِ محمدؐ! میرے باپؐ کی میراث میں ظلم کیا جاوے درانحالیکہ تم میری آنکھوں کے سامنے ہواور میں تمہاری آواز سن سکتی ہوں میں اور تم ایک ہی مجمع موجود ہیں تم سب کے سب میرے قضیے سے واقف ہو۔ تم سب جتھے والے ہوتمہارے پاس سامان جنگ موجود ہے تم قوت رکھتے ہو۔ تمہارے پاس حملے کیلئے ہتھیار بھی ہیں اور سپریں بھی ہیں تم تک میری پکار پہنچ رہی ہے مگر تم لبیک نہیں کہتے تمہارے پاس فریاد کی آواز آرہی ہے اور فریاد رسی نہیں کرتے۔

درآنحالیکہ تم دشمنوں سے مقابلہ کرنے کی طاقت اور استعداد رکھتے ہو اور خیر واصلاح کے ساتھ مشہور و معروف ہو اور تم وہ منتخب افراد ہو اور ایسے عمدہ ہو کہ تمہیں ہم اہل بیت علیہم السلام کیلئے اختیار کرلیا گیا تھا۔ تم نے عرب سے جنگ کی تعب اور مشقت برداشت کی دوسری امتوں سے جنگ کی اور بہادروں کا مقابلہ کیا پس ہمیشہ ہم حکم کرتے رہے اور تم ہمارا حکم مانتے رہے یہانتک کہ جب ہمارے ذریعہ سے آسیائے اسلام نے نے دورہ کرنا شروع کیا زمانہ کا نفع بڑھنا شروع ہوا شرک کی آواز دب گئی اور جھوٹ کا فوارہ بند ہو گیا کفر کی آگ بجھ گئی اور فتنہ وفساد کی آواز بند ہوگئی دین کا انتظام درست ہو گیا تو اب تم حق کے واضح ہونے کے بعد کہاں اس سے منہ موڑ کے جاتے ہو اور اعلان حق کے بعد اس کی آواز کو چھپا رہے ہو آگے بڑھ کے پیچھے ہٹ رہے ہو اور ایمان لانے کے بعد مشرک ہو جاتے ہو۔ قوما نکثو ایمانهم و همو باخراج الرسول و هم بدو و کم اول مرة اتخشونهم فالله احق ان تخشو ہ ان کنتم مومنین(سورہ توبہ آیہ ۱۳)

اللہ برا کرے ان لوگوں کا جنہوں نے اپنے عہد کو توڑا اور رسول کریمؐ کو نکالنے پر آمادہ ہوئے اور انہوں نے ہماری دشمنی میں دوسروں کو ملانے کی ابتدا تم سے کی تم ان سے ڈرتے ہو درانحالیکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ تم اسے سے ڈرو بشرطیکہ تم مومن ہو۔

میں دیکھ رہی ہوں کہ تم آرام طلبی پر مائل ہو گئے ہو اور اس بزرگ (حضرت علیؑ) کو دور کر دیا ہے جو دین کے حل و عقد کا زیادہ حق دار ہے تم زندگی کی تنگی سے نکل کر تو انگری میں آ گئے ہو اور دین کی باتیں جو کچھ تم نے یاد کی تھیں ان کو تم نے دماغ سے بالکل نکال پھینک دیا ہے اور جس پانی کو شیریں سمجھ کر پیا تھا اس کو تم نے اُگل دیا ہے **ان تکفروا انتم و من فی الارض جمیعا فان الله لغنی حمید** (سورہ ابراھیم آیہ ۸) پس اگر تم لوگ اور تمام اس زمین والے کافر ہو جائیں تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔

آگاہ ہو جاو! کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ اس ترک نصرت کو جانتے ہوئے کہا ہے جو تمہارے مزاج میں داخل ہو گئی ہے اور اس غداری کو جانتے ہوئے کہا ہے جس کو تمہارے دلوں نے چھپا رکھا ہے یعنی میں جانتی تھی کہ تم میری فریاد پر لبیک نہ کہو گے لیکن یہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ غم کا اظہار ہے کھولتے ہوئے دل کی آہ ہے۔

اب یہ ناقہ (حکومت یا دین) تمہارے سامنے ہے اسے لو اس پر پالان باندھو مگر یاد رہے اس کی پشت مجروح ہے اور پاوں زخمی ہیں اس کا عیب باقی رہنے والا ہے جس پر غضب خدا کی نشانی اور دائمی رسوائی کا نشان ہے اللہ کی آگ سے متصل ہے جو بھڑک رہی ہے اور قیامت میں دلوں پر وارد ہو گی پس جو کچھ کرتے ہو یاد کرو گے وہ اللہ کی نظر کے سامنے ہے **و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون** اور عنقریب ظلم کرنے والے جان لیں گے کہ ان کی بازگشت کتنی بری ہو گی۔

میں اس پیغمبر خداؐ کی بیٹی ہوں جو تم کو تمہارے سامنے آنے والے عذاب شدید سے ڈراتا تھا **فاعملوا انا عملون و انتظروا انا منتظرون** پس تم اپنا کام کرو اور ہم اپنا عمل کرتے ہیں تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

حضرت ابو بکر کا خطبہ سننے کے بعد جواب:

میں نے حضرت رسول کریمؐ کو فرماتے سنا کہ ہم گروہ انبیاء نہ تو سونے چاندی کی میراث چھوڑتے ہیں نہ مکان و جائداد بلکہ ہم علم و حکمت نبوت کی وراثت میں چھوڑتے ہیں اور جو کچھ ہمارا مال ہوتا ہے وہ ہمارے بعد ولی امر کا حق ہے اسے اختیار ہے کہ وہ اس میں اپنا حکم جاری کرے اور جو آپؐ مانگ رہیں ہیں یعنی فدک اس کو ہم نے جنگی گھوڑوں اور آلات حرب کے لئے مخصوص کردیا جس کے ذریعہ سے مسلمان کافروں سے قتال و جہاد کریں گے اور یہ چیزیں میں نے تنہا اپنی رائے سے نہیں لی بلکہ مسلمانوں کے اجماع کی مدد سے کی ہیں۔

حضرت سیدہ صدیقۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کا جواب:

سبحان اللہ میرے پدر بزرگوارؐ نہ تو کتاب اللہ سے روگرداں تھے اور اسکے احکام کے مخالف بلکہ اس کے حکم کے تابع اور اس کے سورتوں کے پیرو تھے۔

کیا تم نے لوگوں نے رسولؐ کریم پر جھوٹ باندھ کر اس کے ذریعہ دغابازی پر اجماع کرلیا ہے۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد یہ حرکت ویسی ہی ہے جیسے آنحضرتؐ کی زندگی میں ان کو قتل کرنے کیلئے جاری کی تھی۔ یہ کتاب اللہ حاکم عادل فیصلہ کن ناطق ہے اس کا ارشاد ہے **یرثنی و یرث من ال یعقوب** (المریم آیہ ۶) **و یقول و و رث سلیمان داود** (النمل آیہ ۱۶) جیسا کہ حضرت زکریاؑ نے کہا وہ لڑکا میرا بھی ورثہ لے اور آل یعقوبؑ کا بھی ورثہ لے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حضرت سلیمانؑ نے جناب داود علیہ السلام کا ورثہ لیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو مال تقسیم و میراث کی حد مقرر کردی ہے اور بنی آدمؑ کے مردوں اور عورتوں کا میراث میں جو حصہ قرار دیا ہے اس میں وہ چیز بیان کردی ہے جو باطل پرستوں کی غلط دلیلوں کو دور کردے اور آئندہ نسلوں کے گمان و شبہات کو زائل کردے۔ بیشک تمہارے نفسوں نے تمہارے سامنے ایک برے امر کو مستحسن اور خوشنما بنا کر پیش کردیا ہے پس میرے لئے صبر جمیل

ہی مناسب ہے اور جو باتیں تم بنا رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد طلب کی جاوے گی۔

حضرت سیدہ کا جواب سن کر حضرت ابوبکر کا جواب:

آپؑ کے کلام کا انکار نہیں مگر میرے اور آپؑ کے درمیان مسلمان ہیں جنھوں نے مجھے حاکم بنایا اور میں نے جو کچھ آپؑ سے چھین کر اپنے قبضہ میں لیا ہے وہ ان ہی مسلمانوں کے اتفاق سے ہوا ہے۔

حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا لوگوں کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا:

اے انسانوں کا وہ گروہ جو باطل کا قول اختیار کرنے پر جلدی کرنے والا ہے اور فعل قبیح و نقصان سے چشم پوشی کئے ہوئے ہے **افلا یتدبرون القرآن ام علیٰ قلوب اقفالھا**(سورہ محمد آیہ ۲۴) کیا تم لوگ قرآن مجید میں غور و فکر نہیں کرتے یا دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ بیشک تمہارے دلوں پر تمہارے فعل بد کا رنگ چڑھ گیا ہے جس نے تمہارے گوش و چشم کو بالکل بیکار کر دیا ہے جو تاویل تم نے کی ہے وہ بہت بری ہے اور جو اشارہ تم نے کیا ہے وہ بہت لغو و بدتر ہے اور وہ بہت شر عظیم ہے۔ جس کو تم نے حق کے بدلے میں اختیار کیا ہے۔

اللہ کی قسم! تم اس کے بوجھ کو بہت بھاری اور اس کے انجام کو مصیبت ناک پاوگے جب تمہارے سامنے سے پردے ہٹا دیئے جائیں گے اور گھن دار جنگل کی ادھر کی چیزیں سامنے آجائیں گی اور تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہیں وہ سزا ملے گی جس کا تم گمان بھی نہ کرتے تھے اس وقت باطل پرست گھاٹا اٹھائیں گے۔ یہ فرما کر تربت رسولؐ کریم کی طرف متوجہ ہوئیں اور ارشاد فرمایا:

قد کان بعدک ابنا و ھنبتة لو کنت شاھد ھا لم تکثر الخطب

انا فقد فاک فقد الارض و ابلھا و اختل قومک فاشھد ھم و لا تغب

بابا جانؐ آپؐ کے بعد نئی نئی خبریں اور مختلف قسم کی باتیں پیدا ہوگئیں اگر آپؐ ان کے دیکھنے والے ہوتے تو یہ مصیبتیں نہ

پڑتیں ہم آپؑ کے فیض سے محروم ہوگئے جس طرح زمین آبِ باراں سے محروم ہوجاتی ہے آپؑ کی قوم کا شیرازہ بکھر گیا ہے ملاحظہ فرمائے کہ یہ لوگ کس طرح حق کی راہ سے ہٹ گئے ہیں۔

اہل سنت کتب سے چند احادیث مبارکہ

دختر رسولؐ کریم کا موقف خطبہ کی صورت میں ملاحظہ کیا اب چند احادیث مبارکہ ملاحظہ کریں اور خود فیصلہ کریں کون خطا کار ہے۔

۱۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص یہ جانتے ہوئے یہ حدیث بیان کرے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ حدیث ۴۱۔سنن ترمذی باب ۹ حدیث ۲۶۶۲)

۲۔حضور کریمؐ نے فرمایا: جو مجھ پر جھوٹ بولتا ہے اس کے لئے آگ میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔ (سلسلہ احادیث صحیحہ۔حدیث نمبر ۳۲۹)

۳۔حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے حضور پاکؐ نے حضرت علیؑ حضرت سیدہؑ حضرات حسین کریمینؑ سے فرمایا کہ میں اس سے لڑوں گا اور جس سے تم صلح کرو گے میں اس سے صلح کرونگا۔(الدرۃ البیضائی مناقب الزہراؑ ص ۶۳ بحوالہ ۱۰ کتب اہل سنت علامہ طاہر قادری نے حدیث نقل کی)

۴۔حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دختر پاک جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: بے شک اللہ آپؑ کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے اور آپؑ کی رضا سے راضی ہوتا ہے ۔(مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۱۰۲ حدیث ۴۷۳۰)

۵۔حضور کریمؐ نے فرمایا کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا میرا جگر گوشہ ہے جو چیز اس کو خوش کرے مجھے بھی اس سے خوشی ہوتی ہے اور جو چیز اس کو تکلیف دے اس سے مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے۔(مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۳۰۳ حدیث ۴۷۳۴۔الدرۃ البیضائی مناقب الزہراؑ ص ۵۶ علامہ طاہر القادری بحوالہ دس کتب اہل سنت)

۶۔ام المومنین حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت سیدہؑ سے زیادہ رسول کریمؐ کے مشابہ گفتگو کسی کی نہیں سنی، اور جب بھی حضرت سیدہؑ آقا کریمؐ کے پاس آتیں تو آپ ان کو خوش آمدید

کہتے اوران کے لئے کھڑے ہو جاتے، آپؐ ان کا ہاتھ تھامتے اور چوم لیتے اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے۔
(مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۳۰۲ حدیث ۴۷۳۲)

۷۔حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ آقا کریمؐ ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر جس کو خم کہتے تھے مکہ و مدینہ کے بیچ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی حمد کی اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا کہ اے لوگو! قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا فرشتہ آئے اور میں قبول کرلوں، میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں حتیٰ کہ دونوں حوض کوثر پر مجھے آملیں گے اگر انہیں پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو پھر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں تم کو اپنے اہل بیت علیہم السلام کے باب میں۔ (صحیح مسلم کتاب فضائل صحابہ باب ۴ حدیث ۶۲۲۵۔سلسلہ احادیث صحیحہ۔حدیث نمبر ۳۲۰)

۸۔آپؐ نے فرمایا کہ میں حوض کوثر پر رہوں گا دیکھوں گا تم میں سے کون کون وہاں آتے ہیں اور کچھ لوگ میرے پاس آنے سے روکے جائیں گے میں کہوں گا: اے پروردگار! یہ لوگ میرے ہیں میری امت کے ہیں جواب ملے گا تم کو معلوم نہیں جو کام انہوں نے تمہارے بعد کئے اللہ کی قسم تمہارے بعد ذرا نہ ٹھہرے ایڑیوں پر لوٹ گئے۔ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ۹ حدیث ۵۹۷۲)

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا ۔(الاحزاب آیہ ۳۳)

ترجمہ۔اللہ یہی چاہتا ہے اے اہل بیت علیہم السلام کہ وہ تم سے رجس کو دور رکھے جس طرح دور رکھنے کا حق ہے

۹۔یہ آیہ مجیدہ ام المومنین حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیہا کے گھر میں اتریں آپؓ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدہ بتولؑ حضرت امام حسنؑ حضرت امام حسینؑ کو بلایا اور انہیں ایک چادر میں ڈھانپ لیا حضرت علی علیہ السلام آپؐ کی پشت مبارک کے پیچھے تھے تو آپؐ نے انہیں بھی

چادر میں چھپالیا پھر فرمایا: **اللهم هولاء اهل بيتى فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا** یعنی اے اللہ یہ میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں ان سے رجس دور رکھ جس طرح دور رکھنے کا حق ہے۔ حضرت ام المومنینؓ نے فرمایا: اللہ کے نبیؐ کیا میں بھی انہیں کے ساتھ ہوں آپؐ نے فرمایا تو اپنی جگہ رہ اور تو بھی نیکی پر ہے۔

(سنن ترمذی باب مناقب ۳۲ حدیث ۳۷۸۷۔ صحیح مسلم باب مناقب ۹ حدیث ۶۲۶۱)

و ما علينا الا البلاغ المبين